سوال

ولی کے بغیر شادی کی اور عورت کی غیر موجودگی میں ہی نکاح ہوا

جواب

لحمد للہ.

ں :

ہت ہی زیادہ افسوس ہے کہ مسلمان اس عقد نکاح سے کھلواڑ کرتے پھرتے ہیں جسے اللہ سبحانہ و تعالی نے یثاق غلیظ کا نام دیا ہے، لیکن اس حد تک مسلمان اس سے کھیلنے لگے ہیں.

ہمیں اللہ کی حرام کردہ امور میں لوگوں کی اس جرات پر تعجب بھی ہے.

یل اور یہ گواہ اپنی بیٹی یا بہن سے راضی ہونگے کہ وہ بھی اسی طرح نکاح کریں، اور اسے علم بھی نہ ہو اور وہ اس پر موافق بھی نہ ہوں.

ے خیال جس میں تھوڑی سے بھی مردانگی و عقل ہے وہ اپنی بیٹی یا بہن کے لیے اس پر راضی نہیں ہوگا، تو پھر یہ لوگ دوسرے لوگوں کی بیٹیوں کے ساتھ ایسا کرنے پر کیوں راضی ہو جاتے ہیں.

نے گواہی کس چیز پر دی، حالانکہ بیوی تو وہاں موجود ہی نہیں، اور انہوں نے اس سے کچھ سنا بھی نہیں، یا پھر اس کے ولی سے بھی کچھ نہیں سنا کہ وہ اس شادی پر راضی و موافق ہے.

لواہ کے لیے حلال نہیں کہ وہ کسی ایسی چیز کی گواہی دے جسے وہ جانتا ہی نہیں، صرف کسی وکیل کا قابل اعتماد ہونا یا پھر کسی دوسرے کو قابل اعتماد سمجھ لینے سے کسی ایسی چیز کی گواہی دینا جائز نہیں ہو جاتی جسے وہ جانتے ہی نہیں.

م :

بت سے نکاح صحیح نہیں؛ کیونکہ کسی بھی عورت کے لیے اپنا نکاح خود کرنا صحیح نہیں، بلکہ نکاح صحیح ہونے کے لیے عورت کے ولی کا موجود ہونا اور اس کی موافقت شرط ہے.

پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"ولی کے بغیر نکاح نہیں"

ر (1101) علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ارواء الغلیل حدیث نمبر (1893) میں صحیح قرار دیا ہے.

ایک دوسری روایت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان اس طرح ہے :

ئس عورت نے بھی اپنے ولی کی اجازت کے بغیر اپنا نکاح خود کیا تو اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے اس کا نکاح باطل ہے "

ر (1102) علامہ البانی رحمہ اللہ نے ارواء الغلیل حدیث نمبر (1840) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اکہ : شادی امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے مسلک کے مطابق ہوئی ہے، اس سے حکم میں کچھ تبدیلی نہیں ہوگی، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی موجودگی میں کسی کے قول کی بھی کوئی اہمیت نہیں اور جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کر دیا ہے کہ عورت اپنا نکاح خود نہ

ں مسئلہ میں شیخ احمد شاکر رحمہ اللہ کی بہت ہی نفیس کلام ہے جسے ہم ذیل میں پیش کرتے ہیں :

علم اس حدیث "ولی کے بغیر نکاح نہیں" کے صحیح ہونے میں کوئی شک نہیں کرتے، یہ حدیث ایسی اسانید سے ثابت ہے جو قریب ہے معنی تواتر تک پہنچ جائیں، جو اپنے معانی کے اعتبار سے قطعی تواتر کا موجب ہے، سب اہل علم کا قول یہی ہے، اور قرآن مجید میں فقہ بھی اس کی تائید کرتی ہے، ہمارے علا

ف کے ہاں تو کوئی عذر ہو سکتا ہے کہ انہیں اس وقت اس کی صحیح اسناد نہ پہنچیں ہوں، لیکن متاخرین احناف تو ان کے سروں پر سوار ہوئے اور انہیں تعصب نے آگھیرا ہے، اس طرح وہ بغیر کسی دلیل و حجت کے بغیر کسی انصاف کے احادیث کو ضعیف کر رہے یا ان کی تاویل کرتے پھرتے ہیں.

اکثر ان اسلامی ممالک جو اس مسئلہ میں حنفی مسلک کو اختیار کرتے ہیں میں دیکھتے ہیں کہ وہاں اس کے منفی آثار ہیں انہوں نے جس پر عمل کیا ہے اس نے اخلاق اور آداب کو تباہ کر کے رکھ دیا ہے، اور عزت خاک میں ملا دی ہے اکثر وہ عورتیں جو ولی کے بغیر نکاح کرتی ہیں یا پھر ان کے نہ چاہتے ہوئے بھی شہ

ت دیتا ہوں کہ وہ اس خطرناک مسئلہ میں ذرا غور و فکر کریں، اور اللہ تعالی اور اس کے رسول نے جو حکم دیا اس کی طرف واپس پلٹ آئیں، کہ نکاح میں عقل و رشد والے ولی کی نکاح پر شرط رکھیں، تاکہ ہم بہت سارے اخلاقی اور ادبی بگاڑ سے بچ سکیں، جس میں آج جہالت و مصنوعی اور جھوٹی آزادی کے نعروا

ر (286/1).

آپ کے مابین جو نکاح ہوا ہے وہ صحیح نہیں ہے، اور اس نکاح کو صحیح کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ آپ دوبارہ گواہوں اور اپنی ولی کی موجودگی میں نکاح کرائیں.

لی آپ دونوں کے حالات کی اصلاح فرمائے.

واللہ اعلم.

اسلام سوال و جواب

93967